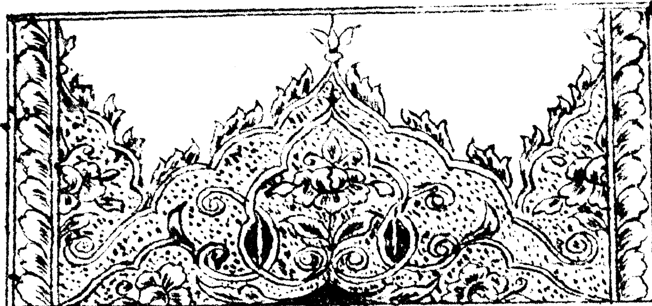
بعون اللہ تعالیٰ و حسن توفیقہ

رسالہ متبرکہ قراءت المسمّٰی بہ



تصنیف جناب قاری قادر بخش صاحب سلمہ

در مطبع صدیقی باہتمام شیخ شمس الدین طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر بی نہایت اور تعریف بیشمار خاص اوس خدا پاک
کے تئیں کہ قران مجید و فرقان حمید اوپر ہمارے
بھیجا اور بیحد شکر او نعمت دینے والے کے تئیں کہ نعمت
ایمان کی اور پہچان کی ہمارے تئیں دی پاک ہین نام
اوسکی اور پاک ہین بزرگیاں اوسکی * اور سو ہزار
درود اور بخششین پاک اوپر اوس ذات پاک کی
کہ جو چنا ہوا ساری پیدایش کا اور خلاصہ تمام مخلوقات
کا ہی وہ سردار کہ نام مبارک اوسکا سرنامہ کتاب پیدایش
کا اور سر دفتر رسالہ مخلوقات کا ہی و نیز اوسکی درود

اور

اور تحفہ بیشمار جو افضل اور کامل ہون اونبین سے
اور اوپر آل اور اصحابون اوسکی اور مریدون اوسکی
کے کہ پیشوا راہ دین کے اور رہنما بارگاہ یقین کے
رضامندی صمد کی اوپر اونکی سب پر اپنی آوے پیچھے اسکے
معلوم کیا چاہئے کہ اوپر صاحبون تحقیق کے اور صاحبون
عقل اور توفیق کے کہ جاننا علم تجوید اور قرات کا
بہترین مطلوبونکا اور بزرگترین مقصدونکا ہی اسواسطی
کہ نماز بغیر اوسکی درست نہین ہوتی اور سر اتمام بندگی
کا نماز ہی جبکہ نماز درست نہین ہووے تو سب عبادت اکارت
ہی اسواسطی اگلی بزرگون نے واسطی درست کرنے
نماز کی اور صحیح پڑھنے قرآن کی بہت سی مشقتین اور محنتین
کرکے مطالعہ کتابون کا ہے اور خدمت کاملون کی سے
اس علم تجوید کا تحصیل کیا اور تحصیلونکی واسطی بطور آسانی
قواعد تجوید قرات کی تجویز کر کی چھوڑ گئی کہ اونکو تحفہ مشفق
ہی لیکن اسپر بہی یہان ہندوستان عوام لوگ اس علم کی طرف

بسبب ضعف ہمت کے التفات نہین کرتے تھے چنانچہ اس سبب سے رواج
تجوید کا بہت کم ہوگیا ہے اور یہہ احقر بندہ پروردگار قادر بخش
پانی پتی بدترین اون عوام کا ہے جنکو ضعیف ہمت بیان کیا ہے اور
اس گنہگار نے وقت خورد سالگی کے قران مجید پڑہا تہا اوستاد قاری
مصلح الدین صاحب پانی پتی سے روشن کرے اللہ تعالی نور معرفت سے ایکا
اونکی اور بلند کرے درجہ اونکے اور قائم رکھے اولاد اونکی کو آمین اور
انہون نے بسبب خدمت کاملین کے اور دیکھنے کتابون کے علم تجوید مین اسقدر
کمال حاصل کیا تہا گویا ذات ستودہ صفات اونکی تودۂ علم تجوید مین تھی اور یہہ احقر
بندہ جو اوصاف کمال اونکے بیان کرے تو ایک دفتر رسالہ تیار ہو جاوے بلکہ حقیقت تو یون
ہے کہ اس حقیر کی حوصلہ یارا نہی کہ کتابت مین لاوے یا زبان سے بیان کرے چنانچہ اکثر اوقات
زبان فیض بیان سے فرمایا کرتے تھے کہ ستر برس شبانہ روز خدمت قران
مجید کی مین حاضر رہا ہون مین تو اسقدر رمایہ حاصل کیا ہے اور
وقت تعلیم کلام اللہ کے ہر شاگرد اپنے سے بلکہ ہر قران خوان سے اکثر یہی ارشاد
فرمایا کرتے ورتل القران ترتیلا کو فرمایا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ
نے کہ معنی ترتیل کے یہہ ہین کہ تجوید حروف کی اور پہچاننا

پہچانا اونکو چنانچہ وقت نزع کی بہی یہی حالت پیش آئے
فرزند ارجمند نامی اپنا سے یعنی قاری عبید اللہ سلمہ اللہ تعالی سے
ارشاد فرمایا کہ کسی جگہ سے قرآن پڑہو چنانچہ انہوں نے موافق
ارشاد عالی اس ذات برگزیدہ صفات کی سورۃ الملک اور ایک
اور دو صورت اور بہی پڑہی اون سورتوں کی تئین بکمال حضوری دل کے
سنا اور نہایت لذت یاب ہوکر فرمایا وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا
اور بعد اسکی وقت انتقال روح مبارک اونکی کا نزدیک تہا
کہ سترہ برس تک تنہا اونکی ذکر ورد بالخصوص اسم کی واسطے
کی تہی سو اللہ تعالی نے اسوقت اپنی فضل اور کرم سے
اوسکا ثمرہ عطا فرمایا یعنی کلام اللہ بصورت زیبا ہمراہ میری موجود
ہوی اور یہ آیت پڑہی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَ
اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ بعد اسکی کلمہ شہادت زبان مبارک
پر جاری ہوا اور مرغ روح مبارک اونکی ہا نے قفس عنصری سے
جانب علیین کے پرواز فرمائی لیکن اس گنہگار نی اونسی اس علم تجوید کی تئین
بطور تحصیل نہین پڑہا بلکہ زبانی بعضی بعضی قواعد تجوید کی تئیں

لازم تھی اور تو تن ارشاد فرمائی تھی سو اس جگہہ وہ بھی تمام و
کمال اس فقیر نے نہیں لکھی بلکہ بپاس خاطر ایک دوست کے
کہ وہ اہل اس بات کی تھی اور بندہ سے محبت قلبی رکھتی تھی و
قواعد کہ تجوید کی تئین بہت ضرور تھی اور عوام کی تئین انکا سمجھنا
آسان ہووے بطور اختصار لکھی جاتی ہین سو اب یہہ ناچیز بندہ
اخلاق کریمہ بزرگون کی سے یہہ امید رکھی ہے کہ جو صاحب علم
اسکو ملاحظہ فرماوین اور نظر مین انکی کسی جگہہ عبارت بیجا یا سہو پیش
معلوم ہووے تو بلا تامل اوسکی تئین اصلاح فرماوین یہہ ناچیز اسکی
سعادت اور فخر سمجھیگا سو الحمد للہ کہ سنہ بارہ سو بیالیس مین
یہہ رسالہ اس فقیر کے ہاتھ سے لکھا گیا اور اسکا نام مختصر التجوید
مقرر ہوا اور اسکی دس باب مقرر کئے ہین پہلا باب بیچ بیان
اعوذ اور بسم اللہ کی باب دوسرا بیچ بیان مخرجون حرفون
کے باب تیسرا بیچ بیان صفتون حرفون کے باب
چوتھا بیچ بیان نون ساکن اور تنوین کے باب
پانچوان بیچ بیان ادغام کی باب چھٹا بیچ بیان مد اور

قصر کی باب ساتوان بیچ بیان ہای کنایہ کی باب اٹھوان بیچ بیان پر اور باریک کی باب نوان بیچ وقف کی اوپر آخر کلمے کے باب دسوان بیچ بیان نامون قرا سبعہ کے اور راویون اونکی اور رمزون اونکی کی اور خاتمہ کتاب کے

باب پہلا

بیچ بیان اعوذ اور بسم اللہ کی اب جانا چاہی کہ قاریون نی بیچ اعوذ کی اختلاف کیا ہی کہ مسطور ہی پڑہا جاتی بعضون نے لکھا ہی کہ استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم یا استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم چاہی کہا اور یہہ دونو قرارت امام حمزہ رحمتہ علیہ کی ہی اور بعضون کہا ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ هو السمیع العلیم یہہ قرارت امام کثیر رحمتہ اللہ علیہ کی ہے اور بعضون نے کہا ہی اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم یہہ قراءۃ مکہ والونکی و مدینہ اور شام عراق کی ہے اور بعضون نے کہا ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان

ان اللہ غفور الرحیم اور بعضون نے کہا ہی اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم انه هو السمیع العلیم یہہ قراءۃ امام
حسن بصری کی ہی اور امام کسائی رحمۃ اللہ علیہما کی اور سواے
اونکی سیکے ہی لیکن قول مختار اور اصح وہ ہی کہ کہین اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم اسواسطی کہ بیچ حدیثون صحیح کے
اسیطرح آیا ہی اور اعوذ جزو قران کی سی نہین اسی سبب
بعضون نے قرائین آہستہ پڑا ہی لیکن صحیح وہ ہی کہ جو قراءۃ
بلند پڑہی تو اعوذ بہی بلند پڑہے اور جو قراءۃ آہستہ پڑہے
تو اعوذ بہی آہستہ پڑہے اور یہہ سواے نماز کی ہی اور اندر نماز
کے سب آہستہ پڑہتی ہین اور پڑہنا اعوذ کا آگے تلاوۃ
قران کی ہی سے چاہئے اسواسطی کہ قران مجید مین حکم اسیطرح
واقع ہوا ہی قوله تعالی فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللہِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور خلاف کیا ہی بیچ اسکے کہ اعوذ
واجب ہی یا مستحب ہی بعضونے کہا ہی کہ واجب ہی اور اکثر
علما سے کہتے ہین کہ مستحب ہی اور بیچ بسم اللہ کی اسیطرح

اختلاف ہی بعضی سے کہتے ہین کہ امام مالک سے اور امام ابو حنیفہ سے
قران سی نہین کہا ہی کہ جزو قران کا نہین ہی اور نزدیک اکثر
علما کی قران سی ہی اور ایت قران ہی اور اگر ابو حنیفہ نی جزو قران
کا کہا ہی تو اسطرح کہا ہی کہ جزو قران کا ہی واسطی برکت کی
نہ جزو ہر سورت کا اور قول صحیح یہی ہی اور امام شافعی اوسکو
جزو ہر سورت کا کہتی ہین سو اسطی بسم اللہ کو نماز مین آہستہ پڑہتے
ہین اور جاننا چاہئی کہ قرا سبعہ کی نی اتفاق کیا ہی کہ جو شروع
قراۃ کا سورۃ سی کری بسم اللہ کہی مگر سورۃ براۃ پر نکہی اسواسطے
کہ بیچ حدیث کی ہی ابی ابن کعب سی کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نی اول ہر سورۃ سے بسم اللہ فرماتے تہے
مگر اول سورۃ توبہ سے نہ فرمائی تہے اسواسطی کہ بسم اللہ
واسطی امان سے کے ہی اور سورۃ توبہ مین امان نہین ہی سو اسطی کہ سورۃ
براۃ مین فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ
وَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً اور سوائی اسکی دلالت
کرتے ہین اوپر نہونی امان سے کے اور اوپر ہمسری آیتہ کی

قاری اختیار رکھی ہی چاہی ہی پڑھی چاہی نہ پڑھے مگر سورۃ
برات اگر بیچمین سے شروع کری بسم اللہ پڑھی یا نہ پڑھے
اسمین بہی قاریون نے اختلاف کیا ہی لیکن قول صحیح
یہہ ہی کہ نہ پڑھی لیکن قراۃ امام عاصم رحمۃ اللہ کی کہ اسناد ابو بکر
اور حفص کی ہین وہ ہی کہ بسم اللہ پڑھی اور اوپر تین طرحکی جایز رکھا ہی
طرح پہلی یہہ ہی کہ سورۃ گذری ہوئی سے بی اور اگلی سورت
سی بہی وصل کری اور دوسری طرح یہہ ہی کہ دونون سورتون
سے منفصل کری تیسری صورت یہہ ہی کہ وقف اوپر آخر سورت
گذری ہوئی کے اور وصل بسم اللہ کا سورۃ آنی والی سے
کری اور بعضون نے اسطرحکی تئین صحیح کیا ہی اور عکس اس صورت
آخر کا بہت منع ہی اسواسطی کہ بسم اللہ واسطی اول سورۃ کے
نہ واسطے آخر سورت کی ہے اور ممنوع عکس اس سورت آخر
کا درمیان قران کے ہی اور ابتدای سوران کی چارون صورتین
درست ہین چنانچہ ابتدای قران کی چار صورت پڑہا جاتا ہے
اول وصل کل دوسرے قطع کل تیسری وصل اول قطع ثانی سے

ثانی چوتھی قطع اول وصل ثانی ہے غرض ان چاروں صورتوں کا بیان ہوتا ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین اسکی تئین وصل کل کہتے ہیں اور دوسری طرح یہہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ الحمد للہ رب العالمین ۝ اسکی تئین قطع کل کہتے ہیں اور تیسری طرح یہہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین اسکی تئین وصل اول اور قطع ثانی کہتے ہیں اور چوتھی یہہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین ۝ اسکی تئین قطع اول وصل ثانی کہتے ہیں اب اس جگہہ ایک اور بات معلوم کیا چاہیے کہ قاری بیچ پڑھنی بسم اللہ کی اختیار رکھتا ہے چاہے بسم اللہ سورۂ انفال سے وصل کرے مگر وصل چاہے فصل کرے بسم اللہ بلکہ گیارہ صورتوں سے اولیٰ ہے اور نو سورتوں سے فصل اولیٰ ہے چنانچہ ایک استاد اس فن کے نے ان سب سورتوں کے تئین بیچ نظم کے بیان کیا ہے کہ جو شخص چاہے معلوم کر لے

+ یازده صورة است در قران + که در وصل ابتلی
است اولی + فاتحه وقارعه وقمر رحمن + کهف و
انعام وانبیا وسبا + سورة الحاقه علق فاطر +
ورنه دیگر است تقطیع سزا + بنه ماقتال والهکم + عبس
وتبت ودو ویلی دو دولا + والله اعلم + + + +

باب دوسرا

بیچ بیان مخرجون حرفون کی اب جانا چاہیئے کہ حروف گنتی
کے سب انتیس ہین اور لا گنتی مین نہین ہی اسواسطی که لام
اور الف سی مرکب ہی اور مراد حروف مفردات سی ہی اور ہمزه
ان حرفونمین داخل ہی اور فرق ہمزہ اور الف مین یہہ ہی
که ہمزه متحرک ہوتی ہے اور ساکن بہی ہوتی ہی اور اپنی
صفات پر قایم رہتی ہے اور الف ہر وقت ساکن
ہوتا ہے اور متحرک سب کبہی نہین ہوتا

دوسرا اور صفات مین ماقبل کے تابع رہتا ہی کس واسطی کہ جب
تین دوسرا حرف نہ ملائی نہین پڑھا جاتا اب جاننا چاہیے
مخرجون کی خلاف ہی بعضی کہتے ہین کہ ہر ایک حرف کا جدا مخرج
ہی اور بعضی کہتے ہین کہ مخارج تمام حرفون کے تین ہین حلق
اور دہن اور لب اور بہت یون کہتے ہین کہ سولہ مخرج ہین کسی
مخرج سی ایک حرف اور کسی سے دو اور کسی سے تین حرف
نکلتی ہین اب جاننا چاہئی کہ حلق کی تین مخرج ہین اول اور درمیان اور
آخر اول حلق کہ طرف سینہ کی مخرج دو حرف کا ہی ہمزہ اور ھ
اور الف کی تئین ہوا منہہ کی سی کہتے ہین اور بعضی قاری الف کو بھی
ھ اور ہمزہ کی مخرج سی کہتے ہین اور صحیح تر یہہ ہی کہ الف کا
مخرج ہوائی ہی اس واسطی کہ الف حروف مدہ مین شامل ہی اور
حروف مدہ کا مخرج بلا اتفاق ہوائی ہی اور درمیان حلق کی سے
دو حرف باہر آتی ہین ح اور ع اور آخر حلق کی سی طرف منہہ کی
دو حرف ہین خ اور غ اور منہہ کی تئین دس مخرج ہین اور
اٹھارہ حرف ہین اول مخرج ق کا ہی آخر زبان کے سے

اور آخر تالو کی سیے طرف حلق کی بہات اندر کی طرف سیے
دوسری ک ہی آخر زبان ور تالو کی سیے طرف منہہ کی بہات
کی باہر کیطرف سی تیسرا مخرج اور ش اور ی غیرمد کا ہی
درمیان زبان اور تالو کا چوتہا مخرج ض کا ہی کناری زبان یے
اور بیچ طواحین کی سیے دونو طرف سی جسطرف سی چاہی بکہے
لیکن بائین طرف سی آسان نکلتا ہی اور مشہور ہی کہ حضرت امیر المومنین
عمر رضی الله تعالی عنہ ہمیشہ دونو طرف سی خوب ادا کرتی تہی
اور رقت کہتی ض سیے کے مقابل اوسکی اگر پیشانی مین چین پڑی
تو عیب نہین اور مخرج ل کا پانچوان ہی کناری زبان سیکے
او بیچ ضاحک اور ناب کے سی اور مخرج چہٹا ن کا ہی کنارے
زبان کی اور بیچ ناب اور رباعیہ کیسی اور مخرج ساتوان ر کا ہی
کناری زبان کی طرف نیچی کی سیے اور بیچ رباعیہ اور ثنایا علیا
کی سیے اور بعضی قاریون سینے ل اور ن اور ر کی ایک
ایک ہی مخرج کہا ہی کچہہ فرق نہین کیا والله اعلم اور مخرج
اٹہوان ت اور د اور ط کا ہی سری زبان کی سینے

اور یہ ثنایا علیا کی سے اور مخرج نواں ث اور ذ اور ظ کا ہی
سری زبان کی سے اور سری ثنایا علیا کی سی اور مخرج
دسواں س اور ز اور ص کا ہی تیزی سر زبان سے
اور سری ثنایا سفلی کی سے اور ہونٹوں کی دو مخرج ہین
اور چار حرف ہین اول مخرج ف کا ہی شکم نیچی ہونٹ کا اور
سر اثنایا علیا کا دوسرا مخرج و اور ب اور م کا
ہی درمیان دونو ہونٹوں سے کے سی لیکن رجوت دونو ہونٹوں کی سے
اور ب تری ہونٹونکی سے اور م خشکی ہونٹوں کی سے اور دماغ
کا ایک مخرج ہی اور دو حرف ہین ن اور م بشرط سکون اور اخفا
اگر متحرک اور مظہر ہوویں مخارج اصلی اپنی سے نکلتی ہین ؛؛

باب تیسرا

یہ بیان صفت حرفوں سے کے ہی اب جاننا چاہئیے کہ ہر ایک
صفت دوسری صفت کی ضد ہی پس اس سے معلوم
کر لی کہ جو صفت جس حرف کی ہووے ضد اوسکی اوسمین

بنائی جائینگی اور ہر حرف کی پانچ صفات ہین کسیکی چھ کی ہین اور
کسیکی سات بھی ہین چنانچہ حروف مہموسہ دس ہین فحثہ
شخص سکت عمس یعنی لغت کی اواز سست اور ناتوان کہتین
کہتے ہین یعنی ان حرفون کی کہتے وقت دم جاری ہونی سے
بند نہین ہوتا اسی صفت کی سبب سے اس صفت کا نام مہموسہ رکھا
ہی اور مہموسہ کے ضد مجہورہ ہی اور مجہورہ اوسکی تئین کہتی ہین یہ
زور اور قوت اوسکی سے اپنی مخرج سی نکلین بس وسے
اٹھارہ حروف باقی رہی وہ سب مجہورہ ہین اور حروف شدیدہ
اٹھہ ہین اجد قد بکت شدیدہ اوسکی تئین کہتی ہین کہ اپنی مخرج
سے نکلتی ہوئی کمال زور سختی سے نکلی اور ضد اوسکی رخوہ ہی اور
رخوہ کمال نرم کی تئین کہتے ہین اور وسے پندرہ حرف ہین اور پانچ
حرف ہین کہ اونکی تئین بین بین کہتے ہین یعنی درمیان سختی اور
نرمی کی لن عمر اور حروف مدہ تین ہین اوی انکی
تئین مدہ اسواسطی کہتی ہین کہ مدہ سوای ان تین حرفون سے کے
اور کسی مین نہین ہوتا اور ضد اونہون معقورہ ہی بس

پس باقی تمام حرفون کو انکے سوای ان تینون حرفون کے مقصورہ
کہتے ہین اور حروف مستعلیہ سات ہین خص ضغط قظ
اور مستعلیہ اسواسطے کہتے ہین کہ وقت کہنی ان حرفون سیکے
زبان بلندی کیطرف میل کرتی ہی اور ضد اوسکی مستفلہ ہی
یعنی بطرف پستی کی زبان میل کرتی ہی اور حروف منطبقہ چار ہین
ص ض ط ظ اور منطبقہ اس سببسے کہتی ہین کہ وقت کہنی ان
حرفون سیکے زبان تالو کی تئین ڈہانک لیتی ہی سرپوش کیطرح اور
ضد اسکی منفتحہ ہی سوای ان چار حرفون کی تمام حروف منفتحہ ہین
اور قلقلہ پانچ ہین قطب جد اور مشہور ترین ان پانچون حرفون
مین ق ہی خصوصا جسوقت کہ ساکن ہووی اور قلقلہ اسواسطے
کہتے ہین کہ وقت اداہی انکی سیکے جنبش ہوتی ہی اور ضد اونکی ساکن
ہی اور سوای ان صفات کی اور بہی صفتین ہین کہ وہ بعض بعض
حرفون اوسکی خاص ہین جیسا کہ تین حرفون سیکے صفت
صفیر ہیسے اور وی ز اور س اور ص اور صفیر
اوسکی تئین سے کہتے ہین کہ ایک اواز مثل کنجشک کے درمیان

دانتون انگلون سے پیدا ہوتی ہی اور تفشی ایک حرف کے
صفت ہی اور وہ ش ہی اور تفشی اوسکو کہتے ہین کہ وقت
ادای اس حرف کی آواز ساری منہہ مین پریشان ہوتی ہی اور انحراف
دو حرفون کی صفت ہی اور وے ر اور ل ہین اور منحرف
ز سواسطی کہتے ہین کہ وقت کہنی ان حرفون کے زبان منحرف
ہوتی ہی ل اوپر مخرج نون کے اور ر اوپر مخرج ل
کے اور ایک صفت تکرار ہی اور وہ صفت ر کی ہی اگر
کہتے ہوی احتیاط نکری تو مشدد ہوجاوی پس چاہئی
اسطرحسی پڑہی کہ ر مکرر نہو جاوی اور ایک صفت
مستطیل ہی اور وہ ض کی تین ہی اور مستطیل سواسطی
کہتے ہین کہ وقت اداکرنی ض کی زبان درازی کرتی ہی مخرج
لام تین اور الف کو صفتون سواسطی شمار نہین کیا ہی کہ الف
نبیر دوسرے حرف کی بولا نہین جاتا پس ہیچ ہر وقت
کی تابع ما قبل اپنے کے ہوتا ہی جو وہ پر ہوگا تو یہہ بہی پر ہوگا اور جو
وہ باریک ہوگا تو یہہ بہی باریک ہوگا اسواسطے اوسکو صفات مین اعتبار

نہین کیا اور بعضی صفتین بہ نسبت مخارج کی مشہور ہین جیسا کہ
چہہ حروف ... تمی ہین اور بہ نسبت لہات کی ق اور ک کی تئین
لہوی کہتے ہین اور ق کی تئین علظمی بہی کہتے ہین اور ک
کی تئین علکدی کہتی ہین اسواسطی کہ لہات کی اندر کی جانب علصمہ
اور باہر کی جانب کو عکدہ کہتے ہین اور جیم اور ش ی غیر مدکی
تئین شجری کہتے ہین اور شجری اسس سبب سی کہتی ہین کہ جو
کام اور زبان کی تئین آپس سے کہولیئے اوسکا نام شجری ہی
اور ض کی دو صفتین ہین ضرسی اور حافی اضراس تمام ڈاہڑون
کی تئین اور حافہ کنارہ زبان کی تئین کہتے ہین اور ض انہین
دونو سے نکلتا ہی اس سبب سے ض کی تئین ضرسی اور حافی
کہتے ہین اور لام اور نون اور ر کی دو صفتین ہین لثوی
اور ذلقی لثہ اوس جگہہ کی تئین کہتے ہین کہ جس جگہہ سے
دانت نکلتی ہین اور ذلق نوک زبان کو کہتی ہین اور ت اور
د اور ط کی صفتین نطعی اور ذلقی ہین نطع سقف تالو
کے تئین کہتے ہین متصل بیچ ثنایا علیا سے کے اور

ث اور ذ اور ظ کی صفت زلقی ہی اور ز اور س اور ص کی صفت اسلی ہی اور اسلہ باریک زبان کو کہتے ہین اور شفوی چار حرف ہین ف اور واو اور میم اور ب اور سوای ان صفتون کے اور بی صفات ہین لیکن مشہور کم ہین اور اس گنہگار کو بی منظور یہہ ہی کہ ویسے صفات اس جگہہ لکہے کہ ہر ایک کی بے تکلف فہم مین آجاوین اسواسطے وہ لکہتے ہین نہ آئین اور بس

باب چوتہا

بیچ احکام نون اور تنوین کے اب جاننا چاہئی کہ جو حروف تہجی نون ساکن اور تنوین کے آتی ہین سب اٹہائیس ہین اور الف اوسمین داخل نہین اسواسطی کہ الف ہر وقت ساکن ہوتا ہی اب جاننا چاہئے کہ ادغام چہہ حرفونمین ہوتا ہی اور وہی یہہ ہین ی ر م ل و ن کہ انکی تین حرف یرملون سکہتے ہین کہ جو پیچہے نون ساکن کے یا تنوین ان حرفون مین

ان حرفوں میں سے کوئی سا آگے ن حرف آوے ساری ہی قاری ادغام
کرتے ہیں اور یہہ ادغام اوپر دو قسم کی ہے قسم اول ادغام
باغنہ ہوتا ہے م ن و ی اور غنہ اوس آواز کی تئیں کہتے ہیں
کہ دماغ سے باہر آتی ہے مثل م کی یہہ ہے من مثلہ اور عذاب
مقیم اور ن کی مثال یہہ ہے من نور اور یومئذ ناعمۃ
اور مثال و کی یہہ ہے من ولد اور رحمۃ واسعۃ اور
مثال ی کی یہہ ہے من یقول اور عظیم یوم اور قسم
دوسری بلا غنہ کی ہے اور وہ دو حرفوں میں ہے ل ر مثل ر
کی من ربکم اور غفور رحیم اور مثال ل کی یہہ ہے
من لدن اور ہمزۃ لمزۃ اور جاننا چاہئے کہ ادغام اوس وقت
ہوتا ہے کہ نون ساکن ایک کلمہ میں ہووے اور یہہ حروف دوسرے
کلمہ میں ہوویں تو ادغام نہیں کرتے بلکہ اظہار کرتے ہیں مثال
اونکی جو ایک کلمہ میں حرف یرملون اور ن ساکن باہم
ہوویں یہہ ہیں الدنیا اور بنیان اور قنوان اور صنوان
اور ساری قرآن میں سوای ان چار مثالوں کے نہیں آیا ہے اوس

سبب نکرنی ادغام کا وہ ہی کہ ادغام واسطی ہلکا کرنیکی ہے
اور جو ایک کلمہ مین ادغام کرین تو ثقیل ہوتا ہی اور دوسری
یہہ کہ ایک لغت دوسری لغت سی ملتبس ہوتا ہی الدُّنیا
بُنیَانٌ قِنوَانٌ صِنوَانٌ وعلی ہذا القیاس اور اظہار بیچ چھہ
حرفون حلقی کی ہی اور وہی ء ہ ح ع خ غ جو کبھی نون
ساکن یا تنوین کی ایک ان حرفوں میں سے کوئی سا حرف آوی
تمام قاری اظہار کرتی ہین خواہ ایک کلمہ مین ہووی خواہ دو کلمون مین
ہووی اور مراد اظہار سی وہ ہی کہ نون ساکن ہو یا تنوین ہو
اپنی حالت اصلی پر رہی اور کچھہ تغیر نہ آوی مثال ء
کی بیچ ایک کلمہ کے یَنْأَوْنَ مثال دو کلمون کے اِنْ
اَمِنْتُمْ مثال تنوین کی ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ مثال ھ
کی بیچ ایک کلمہ کی یَنْهَوْنَ مثال دو کلمون کی وَمَنْ
هَاجَرَ مثال تنوین کی وَكَلِمَةٌ هُوَ مثال ح کی ایک کلمہ مین
اَنْعَمْتَ مثال دو کلمون کے مِنْ عِلْمٍ مثال تنوین کے
وَیَذْ بِحٍ عَظِیْمٍ مثال خ کی ایک کلمہ مین وَیَنْحِتُوْنَ مثال

دو کلمون کی دِمِن جَنّٰتٍ مثال تنوین کی وَبِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ مثال
غ کی بیچ ایک کلمہ کی فَسَیُنْغِضُوْنَ مثال دو کلمون سے
وَمِنْ غَیْرِہٖ مثال تنوین کی قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ مثال خ کی ایک
کلمہ مین وَالْمُنْخَنِقَۃُ مثال دو کلمونمین وَمِنْ خَلَاقٍ مثال
تنوین کی وِزْرًا خَالِدِیْنَ اور بیچ ایک حرف کی قلب ہوتا
اور وہ ب ہی یعنی جو پیچھی نون ساکن سے یا تنوین سے
حرف ب آوی اوس نون ساکن اور تنوین کی تئین میم سی
بدل کرتے ہین تمام قاری خواہ ایک کلمہ مین ہووی خواہ
دو کلمونمین ہووی مثال ایک کلمہ کی اَنْبِئْھُمْ مثال دو
کلمون سے مِنْ بَعْدِ مثال تنوین سے سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ
اور بیچ پندرہ حرفون باقی سے اخفا ہی اور وی یہہ ہین
ت ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق
ک یعنی تمام قاری نون ساکن اور تنوین سے کتین
اخفا یا غنہ کرتی ہین جو ایک ان پندرہ حرفونمین سے کوئی
سا حرف آوی پیچھی نون ساکن کی یا تنوین کی خواہ ایک

کلمہ میں ہووی خواہ دو کلمہ میں ہووی اور معنی اخفا کی
وہ ہیں کہ نون ساکن اور تنوین کو ایسی طور سی ادا کری کہ نہ
اظہار ہووی اور نہ ادغام ہووی بلکہ ایک حالت ہووی
درمیان ان دونوں کی مثال ت کی ظَنَنْتُمْ فَاِنْ تَابَ وَ
زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ مثال ث کی اُنْثٰی وَمِنْ نَقْلٰتٍ وَ
ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ مثال ج کی اَنْجَیْنٰکُمْ وَاِنْ جَنَحُوْا فَصَبْرٌ
جَمِیْلٌ اور مثال د کی جُنْدٌ مَا هُنَا وَمَنْ دَخَلَهٗ وَعَمَلًا
دُوْنَ مثال ذ کی لِتُنْذِرَ وَمِنْ ذِی الَّذِیْ وَظِلٍّ ذِیْ
ثَلٰثٍ مثال ز کی تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ وَمِنْ زَکٰوۃٍ وَغُلَامًا
زَکِیًّا مثال س کی یَنْسَوْنَ وَمِنْ سُلٰلَۃٍ وَرَجُلًا
سَلَمًا مثال ش کی یَنْشُرُوْنَ فَمَنْ شَهِدَ وَغَفُوْرٌ
شَکُوْرٌ مثال ص کی یُبْصِرُوْنَ وَلَمَنْ صَبَرَ وَعَمَلًا صَالِحًا
مثال ض کی مَنْضُوْدٍ وَمِنْ ضَعْفٍ وَذُرِّیَّۃٌ ضُعَفَاءُ
مثال ط کی مَنْطِقَ الطَّیْرِ فَاِنْ طِبْنَ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا مثال
ظ کی فَانْظُرْ کَیْفَ وَمَنْ ظَلَمَ وَبَرَاءٌ ظَاهِرًا مثال ق

کی

ت کی اَنفُسَکُمْ فَاِنْ فَاۤءُوْ اور مَقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ

مثال ق کی یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ وَمِنْ قَلَّ وَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ مثال

ک کی ضَنْکًا وَنَحْشُرُہٗ وَاِنْ کَانَ وَرَسُوْلٍ کَرِیْمٍ اور کبھی

یون ہوتا ہی کہ تنوین کتین حرکت کسرہ کی دیتی ہین واسطی

جمع ہونی دو ساکن کی مثال اونکی یہہ ہی نُوْحٌ نِ ابْنَہٗ وَاِیْمَاً

نِ الَّذِیْ وَبِغُلَامٍ نِ اسْمُہٗ

باب پانچوان

بیچ بیان ادغام کی اب جاننا چاہیی کہ ادغام کہان ہوتا ہی

اور کس سبب ہوتا ہی ادغام وہان ہوتا ہی کہ دو حرف جمع ہووین

کہ اپسمین کچھہ نسبت رکھتی ہون اور اول اونکا ساکن ہووی

اور دوسرا متحرک اول کی تئین دوسری مین ادغام

کرتی ہین اور نسبت تین طرحکی ہی خواہ بسبب ایک ذاتی

کی خواہ بسبب ایک مخرج کی خواہ بسبب قرب مخرج کی

ہووی اوس جگہہ ادغام ہوتا ہی لیکن اسمین بعضی جگہہ تمام

نی ادغام کیا ہی ق کی تئیں بیچ ك کی اور بیچ باقی رہنے
صفت استعلا کی خلاف کیا ہی اور صحیح نزد ہی کہ صفت
استعلا باقی نرہی اور بعضون نی اظہار کیا ہی لیکن یہہ قول ضعیف
ہی اور معمول نہین اب ل تعریف کی ادغام کا بیان ہی کہ اسکو لی
تمام قاری ادغام کرتی ہین اور ہمزہ کہ لام تعریف سی پہلی ہوتی
ہی اوسکو ہمزہ وصلی کہتی ہین اور اوسکو اول کلمہ کی
اسواسطی لاتی ہین کہ ابتدا کلمہ کی حرف متحرک چاہی ساکن
نہین چاہی اور وہ لام تعریف کا بیچ چودہ حرفون کے ادغام
ہوتا ہی اور وہ یہہ ہین ت ث د ذ ر ز س ش
ص ض ط ظ ل ن اور بیچ چودہ حرفون باقی کی ادغام
نہین ہوتا اور وی یہہ ہین ء ب ج ح خ ع غ
ف ق ك و م ھ ی اور الف انمین داخل نہین کسواسطی
کہ الف ہر وقت اور ہر حالت مین ساکن ہوتا ہی اور اجتماع
ساکنین کا محال ہی اور مثال ان حرفون کی تمام قرآن مین ظاہر
ہی پس ایسی ادغام کہ تمام اوپر سی ذکر اوسکا چلا آتا ہی نزدیک

بجز تمام قاریون کی ہین اور باقی انکی سوای اور قاری ادغام کرتی
ہین اور امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہ قرارت اونکی اس ملک
مین بہت مروج ہی سوای ان ادغامون کی سب جگہہ اظہار کرتے
ہین مگر بیچ دو جگہہ کی ایک سورۂ اعراف مین یلہث ذلک
ث کی تئین بیچ ذلک کی ادغام کرتی ہین مگر بیچ حالت
وصل کی اور جو وقف کرین کی تو ادغام نہین ہونیکا کسواسطی
یلہث کی اوپر علامت وقف کی مطلق ہی اور دوسری
سورۂ ہود مین یا بنی ارکب معنا ب ارکب کی تئین
بیچ میم معنا کی ادغام کرتی ہین اور اسواسطی ان دو جگہہ کی
سوای امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی تمام قاری ادغام کرتے
ہین چنانچہ ذ اذ کی تئین بیچ چھہ حرفون کی ادغام ہوتے
ہین اور وی یہہ ہین ت ج د ز س ص مثال اونکی
یہہ ہی اذ تبرّء الذین اور اذ جاءکم اور اذ
دخلوا اور اذ زین اور اذ صرفنا اور دقد کی آٹھہ
حرفون مین ادغام ہوتی ہین اور وی یہہ ہین ج ذ ز

ماقبل اوسکا مفتوح ہووی اور واو ساکن ماقبل اوسکا
مفتوح ہووی یہہ دونون حرف لین ہین اور سبب مد کا
ہمزہ ہوتا ہی یا ساکن ہوتا ہی اور بعضی قاری اللہ کی نام مین
تعظیم سی مد کرتی ہین اور رحمٰن مین بہی مد کرتی ہین اسواسطی
کہ مد کرنیمین تعظیم زیادہ تر حاصل ہوتی ہی لیکن معمول نہین ہی
اور ہمزہ کی جگہہ اسواسطی کرتی ہین کہ تا ہمزہ اپنی مخرج سی
خوب ادا ہووی اور سکون مین اسواسطی کہ تا خوب معلوم ہووی
کہ اس جگہہ اجتماع ساکنین کا ہی اور اس کی تئین بجای
حرکت مقرر کیا ہی پس جو ہمزہ بعد حروف مد کی آدی وہ مد
اوپر دو قسم کی ہی اول وہ کہ حرف مدہ اور ہمزہ ایک
کلمہ مین آوی اوسکی تئین مد متصل کہتے ہین مثال اوسکی یہہ
ہی جَآءَ اور سُوْٓءَ اور جِیْٓئَ دوسری وہ کہ حرف
مدہ اور ہمزہ دو کلمونمین آدین اوس مد کی تئین منفصل کہتے
ہین مثال اوسکی یہہ ہی مَآ اُنزِلَ اور قَالُوْٓا اٰنَّ ھِیَ اور
فِیْٓ اُمِّھَا اور لکھنی مین مد متصل کو سیاہی سی اور مد منفصل کو

سرخی سی لکھنی تاکہ ناواقف معلوم کرلی اور جو بعد حرف مد کی حرف ساکن آوی وہ بہی اوپر دو قسم کی ہی ایک مد سکون اصلی ہی اور دوسرا مد سکون عارضی ہی لیکن مد سکون اصلی اوپر تین نوع کی ہی نوع پہلی وہ ہی کہ بیچ اوائل صور توںکی اتا ہی حرفوں ہجا مین مثال اونکی یہہ ہی الٓمٓ اور یٰسٓ اور طٰسٓمٓ اور اس مد کی کہتین مد فواتح اور مد مشبع اور مد حروف ہجا کہتی ہین اور بیچ اول سورۂ آل عمران کی تمام قاری م الٓمٓ کہتین ساتہہ اللہ کی وصل کرتی ہین اور م کہتین حرکت فتح کی دیتی ہین اور اوسکو بسبب التقای ساکنین کی یای میم کی تئین اوپر تین طرحکی جایز رکہا اول قصر اور دوسری توسط اور تیسری طول نوع دوسری وہ کہ ساکن اول حرف مدہ ہو اور دوسرا حرف ساکن مدغم ہیووی مثال اوسکی یہہ ہی ولاالضّآلّین اور دآبّۃ اور اتحآجّونی اور اس مد کی تئین مد سکون مدغم ثانی کہتے ہین نوع تیسری وہ ہی کہ حرف مد منقلب ہمزہ سی ہووی

اوس مد کی تئین مد منقلب اور مد مبدل ثانی بہی کہتے ہین مثال
اوسکی یہہ ہی آلآن کسواسطی کہ اصل اوسکی ءألآن
تہا ہمزہ دوسرے کی تئین الف سی بدل کیا ہی پس جب اجتماع
ساکنین کا ہوا اور پہلا ساکن حرف مدہ ہوا تو اوسوقت مد
موافق قاعدہ کی ہوا اور پہلی ہمزہ کتئین اسواسطی حذف
نہین کیا ہی کہ وہ ہمزہ استفہام کی ہی اور اسطرح کا مد تمام
قرانمین چہہ جگہ آیا ہی دو جگہہ ءآلذکرین سورۂ انعام
مین اور دو جگہہ آلآن سورۂ یونس مین اور دو جگہہ
ءآللہ ایک سورۂ یونس اور دوسرے سورۂ نمل مین اور
جاننا چاہیئی کہ تمام قاریون سینے اس ہمزہ کی پڑہنی مین تین
وجہہ اور بہی جایز رکہی ہی اور تسہیل لغت مین آسان اور
سہل کرنیکو کہتے ہین اور قاریون کی اصطلاح مین ہمزہ
کتئین درمیان ہمزہ کی اور الف کی یا درمیان ہمزہ اور واو
کی یا درمیان ہمزہ اور یا کی پڑہنی کو کہتے ہین پس جو ہمزہ
مفتوح ہووی اوسکو اسطور سی تسہیل کری کہ درمیان

ہمزہ کی اور الف کی ادا ہووی مثال ءَاَعجَمِیٌّ اور جو
ہمزہ مضموم ہو واو سکو درمیان ہمزہ کی اور واو کی پڑہا
جاہیئے مثال قُل اَؤُنَبِّئُکُم اور جو ہمزہ مکسور ہووی
اوسکو درمیان ہمزہ کی اور یا کی پڑہتی ہین مثال قُل اَئِنَّکُم
اور اول باب سی تو یہانتک حروف مدہ کا مذکور تہا اب آگی
حروف لین کا مذکور شروع ہوا حروف لین کا بہی مد او پر دو
طرحکی ہی اول مد وقفی ہی دوسرا مد غیر وقفی اور دونون
قسمونکی مد سبب سکون کی ہی اسواسطی کہ مد بسبب اجتماع ساکنین
کی ہی ہمزہ کی سبب سی نہین اور اس مد کو تمام قاری کرتی ہین لیکن
ورش رحمۃ اللہ علیہ بسبب ہمزہ کی بہی مد کرتی ہین مثال
شَیْءٍ اور دَائِرَۃُ السَّوْءِ اور ورش رحمۃ اللہ علیہ اسکی
تین دو طرح پڑہتی ہین مد طول اور مد توسط وقف کی حالت
مین اور وصل کی حالت مین بہی اور قراۃ اونکی اور بہی ہین
جو کوئی سبع سی معلوم کرے تو معلوم ہووی اور اس جگہہ کچہہ
ضرور بہی نہین کسواسطی کہ ان شہر و نمین قراۃ امام عاصم رحمۃ اللہ

علیہ کی اکثر لوگ پڑہتی ہین نوع پہلی وہ ہی کہ بسبب وقف
کی اجتماع ساکنین ہوتا ہی مثال ہی حَذَرَ الْمَوْتِ اَوْ خَیْرٌ
اور انمین بہی وہی دونو وجہہ جایز ہین اور معمول ہین یعنے
مدطول اور مدتوسط اور قصر کیتین بہی جایز رکھا ہی اور کچھہ
فرق نہین درمیان اوسکی کہ حرف ساکن دوسرا ہمزہ ہووے
مثال شَیْئٍ اور سُوْءٍ یا سوای ہمزہ کی کوئی اور حرف ہووے
جیسا کہ اوپر گذر چکا نوع دوسرا مدغیر وقفی ہی کہ وہ مخصوص
ہی اوایل سور قرآن کی اور لفظ عین سے اور یہہ دو جگہہ سے
زیادہ نہین ایک سورۃ مریم کی اول کٓھٰیٰعٓصٓ اور
دوسری سورۃ شوری کی اول حٰمٓعٓسٓقٓ انمین بہی
وہی دو جگہہ جایز رکھی ہین یعنی مدطول اور مدمتوسط مگر
پہلی وجہہ کیتین بہتر کہا ہی یعنی مدطول اب آگی بیان سے جاننا
مقدار مد کی موافق قراۃ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی مدمتصل
کو اور مدمنفصل کو چار الف کہینچتے ہین اور معنا دم کرنا
مقدار الف کا اوپر سنی کی قاری ثقہ سی یا اوپر گنتی انگشتان

انگشتانگی مین قوت ہی مثلا کہ واسطی ہر ایک الف کی ایک
انگلی گنتین عقد کری لیکن آہستگی سی نہ ساتھہ جلدی کے
اور نہ ساتھہ آہستگی کی پس بیچ مد چار الفی کے چار
انگلیون کو عقد کری علیحدہ علیحدہ یا ایک انگلی گنتین چار
دفعہ عقد کری و علی ہذا القیاس مد متبع مین اور مد سکون
مدغمی مین اور مد منقلب مین سہ الفی اور بیچ سکون وقفی گنتین
بین بیش وجہ جایز رکہا ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہی طول
سہ الفی اور توسط دو الفی قصر ایک الفی ہی اور اسیطرح
ہی سکون وقفی حرف لین مین اور غین فواتح مین اور بعضون نی
کہا ہی کہ طول چار الفی اور توسط سہ الفی اور قصر پہلا اولی ہے
اور اب یہہ جاننا چاہیئے کہ اقسام مد مین قاریون گنتین :
اختلاف واقع ہوا ہی بعضون نی کہا ہی پندرہ ہین اور بعضون
نی بارہ کہی ہین اور بعضون نی دس کہی ہین اگر اونکو تمام
بیان کیجیئے تو طول عبارت ہوتا ہی اور جو کچہہ ضرور نہین اور
اسکو تمام بیان نکرنیکی دو سبب ہین اول یہہ کہ اس جگہہ طول

عبارت کا منظور ہیان دوسری وہ کہ اسجگہ زہ قواعد
بیان کیے گئے ہین کہ ہر ادنی و اعلی کی بہی فہم مین آجاوین پس تبا
معلوم کیا چاہیے کہ سبب مدکی دو ہین اول وہ کہ حرف مدکی آگی
ہمزہ اوی خواہ ایک کلمہ مین خواہ دو کلمونمین اگر ایک کلمہ
مین آوی اوسکو مد اصلی متصل کہتے ہین کسواسطی کہ مدہ نفس
کلمہ مین ہی مثال جآءَ اور جو دو کلمونمین آوی اوسکو مد منفصل
کہتی ہین مثال مآ اُنزِلَ تیسری مد مبدل ہی مثال مَنْ آمَنَ
اور یہہ مد خاص قراءۃ امام ورش رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور جو
مد بسبب سکون کی ہو اوسکی بہی دو قسم ہین یا اصلی ہی یا
عارضی ہی مثال سکون اصلی کی یہہ ہی حٰمٓ عٓسٓقٓ اوسکو
سکون اصلی کہتے ہین اور اس مد کو مد فواتح اور مد مشبع اور
مد حروف ہجا بہی کہتے ہین دوسرے سکون عارضی کہ وقف
کی سبب سی ہوتا ہی جیسے تَعْلَمُوْنَ وَلِیَشْکُرُوْنَ اس مد کو
مد وقفی کہتے ہین اور جو اجتماع ساکنین کا ہووی اور بجای
حروف مدکی حرف لین کا ہووی اوس حرف لین کو بجای حرف

مدہ کی شمار کرتی ہین ور مد کرتے ہین جیسی کہ حذر الموت
اوسکو بہی مد تبعی کہتے ہین اور ایک مد منقلب ثانی ہوتاہے
جیسی کہ الآن اور ایک مد مدغم ثانی ہوتاہی جیسی الذکرین
اور ایک تعظیمی ہوتاہی جیسی اللّٰہ اور رحمٰن مین کرتے
ہین اور سوا اسس دو جگہہ کی اور جگہہ نہین

باب ساتوان

یہ بیان ہای کنایہ کی کہ وہ ہای ضمیر واحد مذکر غایب مشہور
ہی اور وہ متصل مکسور کی یا مضموم کی آتی ہی مثال بِهٖ وَلَهٗ
وَعَلَيْهِ اور رَسُوْلَهٗ وَجَعَلَهٗ وَيَتَمَنَّوْهُ اور نزدیک
قاریون کی اعتبار پڑہنی کا ہی اور صورت لکہی ہوئی کا اعتبار
نہین کسواسطی کہ بہت چیزین ہین کہ لکہنی مین نہین آتی ہین جیسی اون
حرفونکا تا اور ث مین کچہہ اعتبار نہین جیسی الف انا اور
او اولئك اور ادلات لیکن انکا فائدہ اور یہی وہ
اسجگہہ بیان نہین ہوا ہی وقف کی باب مین کچہہ بیان کیا جایگا

انشاء اللہ تعالی اور بہت خبرین لکھنی مین نہین پڑھنی مین
آتی ہین جیسی داؤد اور یلوون اور یستوون سوای
کنایہ بھی اسی قبیل سی ہی کہ اوسکی تین صلہ کرتے ہین یعنی
ایک واو یا ایک ی زیادہ کرتی ہین پڑھنی مین اور وصل مین
اور لکھنے مین اور وقف مین نہین پس جو ہای کنایہ کہ مضموم
ہووی یا مکسور ہووی اور ماقبل اور مابعد اوسکی حروف
متحرک ہووین تمام قاری اوس ہای کستین صلہ کرتے ہین
مثال یہ کل اور لہ ذریۃ بہ ان یوصل اور سبحانہ
ان یکون لہ اور جو مابعد اوسکی ساکن آوی صلہ نہین کرتے
واسطی اجتماع ساکنین سے پس جب کہ صلہ نہوا مد بھی موقوف
ہوا مثال اللہ اور لہ اللہ اور جو ماقبل اور جو ماقبل اوسکا
ساکن ہووی اور مابعد متحرک تو بھی صلہ نہین مگر امام ابن کثیر
تمام قرانین اس ہای کستین صلہ کرتے ہین مثال فیہ آیت
اور اللہ جمیعا اور ولن یتمنوہ ابدا اور حفص راوی
امام عاصم رحمۃ اللہ کی نی ایک جگہہ تمام قرانین متابعت امام

اونکی ہی آخر سورہ فرقان کی فیہ مہانا اور جاننا چاہئی
کہ وان بسبب زیر ضمہ للکہ سورہ زمر مین اسی قسم سی ہے
کسواسطی کہ اصل اوسکی پر ضمہ تہا واسطی حرف
شرط کی الف لکہنا موقوف ہوا اور جو ماقبل او رمابعد
دو نون ساکن ہووین تو بی صلہ نہین ہوتا جیسی مثال
اوسکی موجود ہی منہ الانہار اور منہ الماء اور
علیہ الموت ما دلہم اور ہای یاشعب ما نفقہ سے
سورہ ہود مین اور لئن لم تنتہ سورہ مریم مین اور لئن
لم ینتہ سورہ علق مین ضمیر نہین بلکہ اصل کلمہ کی ہی سواسطی
انکو صلہ نہین کرسیتے

باب آٹہوان

بیچ بیان تفخیم اور ترقیق پڑہنی لام اور را کی معنے تفخیم
کی کلان اور غلیظ پڑہنا ہی اور معنی ترقیق سیکے تنک اور
چہوٹا پڑہنا ہی اب جاننا چاہیے کہ تمام قاری لام اسمہ
کہتین جو مابعد فتح اور یا ضمہ کی اوسی پر پڑہتے

ہین مثال قال اللہ اور رسول اللہ اور جو بعد
کسرہ کی آوی تو تمام قاری باریک پڑہتی ہین مثال
بسم اللہ مگر بتفصیل بہت سی چاہتی ہی پس جو
رای مفتوح ہووی یا مضموم ہووی پُر پڑہنا چاہئی
مثال رابکم اور رسلہ اور جو مکسور ہووی اوس
راکو باریک پڑہتی ہین مثال رحلۃ الشتاء اور
جو رای ساکن ہووی تو اوسکی ما قبل کا اعتبار ہی جو حرکت ما قبل
کی فتح یا ضمہ ہووی تو پُر پڑہنا چاہیے مثال ءانذرتہم
اور یرسل رسولا اور جو ما قبل مکسور ہووی تو باریک
پڑہا چاہئے مثال ام لم تنذرہم مگر بیچ تین جگہہ
کے اول وہ کہ بعد رای ساکن کی کوئی حرف مستعلیہ
مین سی اوی تو پر پڑہی مثال قرطاس اور مرصاد
اور فرقۃ کسر عارضی کہ ما قبل یون چاہتا ہی کہ باریک
پڑہی اور حرف مستعلیہ چاہتا ہی کہ پُر پڑہی پس رجوع
طرف اصل کی کیا چاہیے کسر عارضی کہ اصل مین را اربہ ی

اور حروف مستعلیہ مین سواسطی شمار نہین کیا ہی کہ وہ
سا تون حروف ہر حالت مین پُر پڑہی جاتی ہین اور پر
پڑہنا راء کی شرط پر موقوف ہی جسبکہ شرط پائی گئی تو
پُر پڑہنا لازم ہوا اور حروف مستعلیہ اس قاعدہ مین تین
سے زیادہ نہین آئی ہین ایک ط بیچ قرطاس کے
اور دوسرا ص بیچ مرصاد کی اور تیسرا ق بیچ فرقۃ
کی اور باقی چار حرفونکی مثال کہ ظ خ ض غ ہین
نہین آئی ہی مگر کلام عرب مین آئی ہی چنانچہ کتابونمین لکہی
ہوئی ہی مثال ارخاغ عنا اور ارضاغ اور ضرغام
اور مثال ظ کی کلام عرب مین بہی نہین پائی جاتی اور جاننا
چاہیے کہ قاریون نے بیچ پُر پڑہنی فرق کے اختلاف کیا ہی
بعضون نے پُر پڑہا ہی جیساکہ اوپر مذکور ہو چکا اور بعضون نے
کہا ہی کہ باریک پڑہا چاہیے کسرہ واسطی کے سبب باریک
ہونیکا غالب ہی سواسطی کہ راء ساکن درمیان دو کسرونکے
واقع ہوا ہی اور معمول اکثر لوگونکا پُر پڑہنی کا ہی اور دوسری

یہہ کہ وہ کسرہ کہ ماقبل را ساکن کی آیا عارض ہووے
اوسکو بہی پر پڑہتے ہین اوکبہہ عارضی وہ ہوتا ہی کہ کسی
وقت پڑہا جاتا ہی جیسی کسرہ ہمزہ وصلی کا ہی کہ وہ ابتدا کلمہ
کی ہرتا ہی اور جو وصل کیجئے تو موقوف ہوتا ہی مثال ارجع الیہم
اور ارجعی الی ربکم اور ارجعون اور مثال وصل کی یہہ
یرجون ارجع الیہم اومطمئنہ ارجعی اور رب
ارجعون اور سبب پر پڑہنی کا وہ ہی کہ تو کسرہ عارض
مین اور کسرۂ اصلی مین کچہہ فرق پایا جاوی اور دوسری
یہہ ہی کہ کسرہ عارضی چندان قوت نہین رکہتا اور اپنی ذات سی
مستقل نہین پس گویا کہ کسرہ نہین تیسری وجہہ وہ سببے
کہ وہ کسرہ منفصل ہووی یعنی کسرہ منفصل ہووی سینیے
کسرہ ایک کلمہ مین ہووی اوسکو بہی پر پڑہتی ہین اور مثال
اوسکی کسرۂ عارضی مین بیان ہو چکی ہی جیسی الذی ارتضی
اور یہہ تمام مذکور کیا گیا ہی ہوا ہی وقف کی ہی اور جو
وقف ہووی تو اعتبار را کا نہین ہی بلکہ اعتبار حرکت ماقبل

ما قبل کا ہی اور بعض قاریوں نے اعتبار حرکت راء کے تئیں
نہیں معتبر رکھا ہی لیکن اسکو اعتبار نہیں چنانچہ اسی
سبب سے بعضی قاریوں نے بیچ پڑھنے مصر اور قطر کے
اختلاف کیا ہی مصر کتنے پر پڑھا ہی کہ راء مصر کی مفتوح ہی
اور قطر کتنے باریک پڑھا ہی کہ راء قطر کی مکسور ہی اور جو
ما قبل راء کا مفتوح یا مضموم ہووے اوسکو پُر پڑھتی ہین
مثال وَالْقَمَرَ اور بِالنُّذُرِ اور جو مکسور ہووے تو
باریک پڑھتی ہین مثال اَفَاَنْتَ مُدَّکِرٌ اور جو ما قبل
اوسکی ساکن ہووی تو اوس ساکن کے ما قبل کا اعتبار کرتی
ہین اگر وہ حرکت ما قبل کی فتحہ یا ضمہ ہووی تو پُر پڑھیے
ہین مثال تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ اور تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور
مَطْلَعِ الْفَجْرِ اور لَفِیْ خُسْرٍ اور جو ما قبل راء کے ساکن ہووے
اور ما قبل اوس ساکن کی مکسور ہووی تو باریک پڑھا
جاتے ہی جیسی سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ اور مَا لَکُمْ مِنْ نَّکِیْرٍ لیکن
اوس جگہہ کہ ما قبل اوسکا ساکن ہی اور وہ ساکن حرف

حرف یا، ہووی اگرچہ حرف ماقبل کا مفتوح ہووے
اوسکو بہی باریک پڑہتی ہین جیسی کہ یہہ مثال موجود ہے
حینئذٍ کسواسطی کہ ی حکم دو کسرو نکار کہتی ہی پس گویا
ا، ماقبل اوسکا مکسور رہی ہے بوجہہ احسن باریک پڑہا جاتا ہیے
اورا بسنیر کتیین تمام قاریون نی سینے باریک پڑہا ہی
اسواسطی اصل اوسکی بسیرای تہا واللہ اعلم ؁

باب نوان

بیچ بیان وقف کی اوپر آخر کلمہ کی اب معلوم کیا چاہئی کہ وقف
کہتے ہین ٹہرنی کو اور قطع کرنیے نفس کو اوپر آخر کلمہ کی
اور جو ٹہری اور قطع نفس نکری اوسکی دو طریق ہین ایک
یہہ کہ تہوڑا سا ٹہری اور قطع نفس نکری اور نزدیک وصل
کی ہووی وسکتین سکتہ کہتی ہین چنانچہ اس صورت کتین
کہ جسکو سکتہ کہتے ہین حفص راوی امام عاصم کوفی رحمتہ
اللہ علیہ کی نے تمام قران مجید مین چار جگہہ پڑہا ہے

دو جگہہ بجای وقف کی اور دو جگہہ درمیان کلمون سے مگر
اون دونون جگہہ کہ بجای وقف کی سکتہ ہی حالت وصل کی
مین سکتہ پڑہا ہی حالت وقف کی نہین پڑہا بلکہ پورا وقف
کیا ہی کسواسطی کہ ایک جگہہ علامت وقف کی مطلق ہی اور
دوسری جگہہ م ہی پس یہہ دونو علامتین قوی ہین سو
اسواسطی وقف کی حالت مین سکتہ درست نہین ایک
اول سورۂ کہف مین ولم یجعل لہٗ عوجا سکتہ اور دوسرا
یس مین من مرقدنا سکتہ اور تیسری سورۂ قیمہ
مین وقیل من سکتہ راق اور چوتھی سورۂ
مطففین مین کلا بل سکتہ ران اور سوای ان چار دن
سکتون سے کہ مذکور ہوچکی ہین چار سکتہ اور بہی متاخرین
سی ثابت ہین اونکی تئین بہی پڑہا چاہیئے کسواسطی کہ وے
مقام اسطرحکی ہین کہ وہان فصل کرنا بہتر ہے ایک
اول اعراف کی دوسرے رکوع مین ربنا ظلمنا انفسنا
سکتہ وان لم تغفر لنا اور دوسرا آخر سورۂ اعراف

کی تیسوین رکوع مین اولم یتفکروا سکته ما بصاحبہم
اور تیسرا سورہ یوسف کی تیسری رکوع مین یوسف
اعرض عن ھذا سکتہ واستغفری لذنبک.
اور چوتہا سورہ قصص کے تیسری رکوع مین قالتا لا
نسقی حتی یصدر الرعاء سکتہ وابونا شیخ کبیر
اور دوسری صورت وہ ہی کہ سکتہ سی زیادہ ٹہری
کہ نزدیک وقف کی ہووی او سکتین وقفہ کہتی ہین اور
بعضی قاریون نین درمیان سکتہ اور وقفہ کی کچہہ فرق
نہین کیا ہی لیکن وقف اوپر تین نوع کی ہی اول سکون
اور یہی وقف مین اصل ہی کسواسطی کہ غرض وقف رکہنی
سی تخفیف نفس کے ہی اوپر قاری کے ساتہہ دور کرنی
حرکت کی کسواسطی کہ پڑہنی عبارت طول کی سی نفس قاریکا
تنگ ہوتا ہی اور یہہ غرض سکون سہی خوب حاصل ہوتے
ہی اور یہہ بیچ اوس جگہہ کی ہی کہ حرف آخر یعنی جسپی حرف
پر ٹہرا ہی وہ متحرک ہووی اور حرکت اوس حرف کی فتحہ

فتحہ ہوگا یا ضمہ ہوگا یا کسرہ ہوگا یا وہ حرف مرفوع یا مجرور
ہوگا یا منصوب ہوگا پس جو مفتوح یا مضموم یا مکسور ہووی حرکت حرف
آخر کی بالکل ساقط کردیتی ہین مثال قَبلُ اور یَعلَمُونَ اور
ھٰٓؤُلَآءِ اور بیچ حالت نصب کی ایک فتحہ کو ساقط کردیتے ہین
اور دوسری فتح کتین الف سی بدل کرتی ہین خواہ تنوین موصول
ساتھہ الف کی ہووی مثال عَلِیْمًا اور خواہ نہووی مثل بِنَآءً
اور نوع دوسری رَوم ہی مراد روم سی وہ ہی کہ حرف
آخر کتین حرکت دیتی ہین چہوٹی سی آواز سی کہ اسی سنتی یا
جو کوئی کہ بہت نزدیک قاری سی ہووی اور یہہ ضمہ اور کسرہ
مین اور رفع اور جر مین ہوتا ہی جیسی کہ من قبل اور ھٰٓؤُلَآءِ
اور علیم اور من نصیر اور فتح مین اور نصب مین جایز
نہین تمام قاریون کے نزدیک مثال کسب اور حلیاہ لیکن
امام نحو کہ سیبویہ ہی بیچ تمام اعراب کے روم کتین جایز کہتی ہین
نوع تیسری اشمام ہی معنی اشمام کی وہ ہین کہ بعد آخر کلمہ بیچی
ساکن کرنیکی ساتھہ دونوا ہونٹون کی اشارت اسطرح سے

کرے کہ دیکھنے والیکو معلوم ہو جاوے کہ یہ حرف دراصل مضموم ہے اور یہ رفع اور ضمہ مین خاص ہے اور اعراب مین نہین جیسے کہ مثال اسکی موجود ہے نستعین اور غیظا اور تستکین اندھا نہین پاتا اور پھر ایا ہے اور دوم برعکس اسکی ہے اور جاننا چاہیئے کہ اشمام مطلق اوپر چار قسم کی ہے اول وہ کہ بیان ہو چکا ہے دوسرے وہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف مین خلط کردے جیساکہ صاد کتین ساتھ زا کی خلط کرے چنانچہ امام خلف بیچ لفظ صراط کی اور امام حمزہ کہ ایک امام قرا سبعہ سے ہین اور امام کسائی بیچ اصدق کی اشمام کرتے ہین یعنی صاد کی تئین ساتھ زا کی خلط کرتے ہین سیوم خلط کرنا حرکت کا ساتھ حرکت کی ہے تھوڑا سا یعنی قصد ضمہ پڑہنے کا کرے اور ساتھ کسرہ کی ادا کرے مثال قیل اور غیض الماء اور حیئ یہہ بھی امام کسائی اور ہشام کی قراۃ ہے اور امام نافع کی اور ابن ذکوان کی نزدیک بیچ بعضی جگہہ کی ہے جیسے کہ وحیل اور وسیق اور سیئی چوتھے پوشیدہ کرنے

آن

حرکت کی تین بیت نام کہی ہین سطر سی پہ ہی کہ حرکت خوب معلوم
ہوتی مگر اثر اوسکا باقی رہی جیسی نفخا لیکن رمز یہ وقف کی
جو شیخ سجاوندی نی کہی ہین جسمین [illegible] وہ ان نے [illegible] کو
اب معلوم کیا چاہیے کہ میم علامت وقت [illegible] لازم کی ہی جو
اسی جگہہ وصل کری معنی فاسد ہوتی ہین اور بعض واقع [illegible]
ہی کہ خوف کفر کا ہی اور ط علامت وقف مطلق کی ہی یعنی
مقید کسی جواز اور رخصت [illegible] [illegible] نہین اور یہہ
وقف اوسجگہ ہوتا ہی کہ کلام آخر ہوتا ہی کہ قطع کرنا اوسجگہ بہتر ہی
اور صواب ہی اور جو وصل کری تو معنی فاسد نہین ہوتی اور ج
علامت اوس کی ہی کہ اوس جگہہ ٹھہرنا جائز ہی اور جو وصل کر
تو بھی جایز ہی لیکن ٹھہرنا اولی تر ہی اور ز علامت وہ ہی کہ
اوسمین بھی دونون صورت جائز ہین لیکن وصل اولی
ہی اور ص علامت مرخص کی ہی کہ جو تنگی نفس کے واقع ہو
وقف چاہیی کرنا اور جو تنگی نفس کے نہو تو وصل ہی بہتر ہی
اور لا علامت وہ ہی کہ اوس جگہہ وصل ہی بہتر ہی اور جو [illegible]

نکلی نفس کے اوس جگہہ وقف کری تو پہر اعادہ اوس کلمہ کا کری
کلمہ دوسرے سی کہ اکی اوسکی ہی وصل کری اور آیتہ اور لا
ہو وہی تو بہی وصل کری لیکن جو وقف کری تو پہر حاجت اعادہ
کی اور وصل کے نہین اور جاننا چاہی کہ صورت جزم کی کہ سرخی
سے لکہتی ہین وہ علامت آیتہ کی ہی کہ جو فقط وہی تنہا علامت
ہی تو وقف کیا جائیے کیونکہ آیتہ سی مراد یہہ ہی کہ ایک
کلام دوسری کلام سی قطع ہوئی اور جو اوس علامت کی ساتھ
کوئی اور علامت لزوم سی یا جواز سی یا سوا اسکی نکلی ہو تو پس
یہہ آیتہ تابع اوس علامت دوسری کی ہی وقف رکہنی مین
اور نرکہنی مین اور نرکہنی مین اور ایک یہہ بات اور معلوم کیے
چاہئی کہ ایک جگہہ علامت لا کی ہو اور ایک جگہہ کچہ نہین
اور حکم دونون جگہہ کا یہہ ہی کہ وقف نکری پس اون دونون مین
فرق کیا ہو جواب اوسکا یہہ ہی کہ جس جگہہ کہ علامت لا
کی ہوئی اوس جگہہ کسی نوع سی وقف کرنا جایز نہین اور اوس
جگہہ کہ کچہ نہین جسوقت کہ نفس تنگی کری تو اوسوقت واسطی

بیقراری نفس سے کہ وقف اور اعادہ کرکی وصل اگلی کلمہ سی کری
اور جاننا چاہئی کہ متاخرین سے وقفونکی سات رمزین انسی اور
زیادہ کی ہین وہ یہہ ہین ق مٓ وقفہ قلا صل صلے ك
پس اب تفصیل انکی علیحدہ علیحدہ معلوم کرنیا چاہئیے ق
علامت وہ ہی کہ بعضی قرانی وقف کیا ہی لیکن کہا ہی کہ وصل
اولی ہی اور جس جگہہ سٓ ہووی علامت سکتہ کی ہی اور اکثر
قرانونمین صورت سکتہ کی لکھتے ہین اور معنی سکتہ کی اوپر بیان
ہوچکی ہین لیکن اکثر قرانونمین کہ صورت قف کی لکھتے ہین اور
اوسجگہ مراد نزدیک متقدمین کی وقفہ ہی لیکن متاخرین سے
نزدیک قف بجای خود علامت دوسری ہی پس اس
حساب سی آٹھہ علامت ہوتی ہین اور قف پر بی اور وقفہ
پر اولی ہی اور قلا سے مراد وہ ہی کہ بعضون نی کہا ہی
کہ وقف نہین اور صل علامت وہ ہی جو چاہی وقف بی کری
اور صلی علامت وہ ہی کہ وصل اوسجگہ اولی ہی اور لٓ علامت
وہ ہی کہ جس جگہہ علامت لٓ کی ہووی تو اوس سے یہہ

معلوم ہوجاوے کہ اس سبب سے جو اوپر علامت ہوچکی ہی وہی
اسکا حکم ہی یعنی جو علامت مطلق کی اوپر ہو چکی ہی تو اوس
جگہہ بہی حکم مطلق کا ہی اور جو علامت جایز کی ہوچکی ہی تو اوس جگہہ
بہی حکم جایز کا ہی اور جو کوئی علامت اوپر ہوچکی ہی تو اوس
جگہہ اوسیکا حکم ہوگا اور بعضی رمزین اور سوای انکی ہین وقف
سی کچہہ علاقہ نہین رکہتا لیکن کچہہ اور فائدہ ہی اور بیچ قرانون
کے لکہتی ہین وہ فائدہ یہہ ہی کہ مختلف ہونا اور متفق ہونا
اور علیحدہ علیحدہ ہونا کوفیون اور بصریون کا اور مکیون کا
اور مدنیون کا اور شامیون کا بیچ ایات کی اون علامتون سے
مفصل ہوجاویگا وہ علامتین یہہ ہین ھ ع خ ف ع ب
ت ب ل ب پس اب جاننا چاہئی کہ کوفیون میں اور بصریون
مین بعضی جگہون بیچ عدد ایات کی اپس مین اختلاف واقع
ہوا ہی جو دونون اپسمین متفق ہووین تو ہر پانچ آیت پر علامت
ھ لکہتی ہین اور ہر دس آیت پر علامت ع کی لکہتی ہین اور
جو کوفیون اور بصریون مین اختلاف واقع ہووی تو واسطی کوفیونکی

بهی دونو رمزین ه اور ء سے بتاتے هین اور واسطی بصریون کے
هر پانچ آیت پر خ ب لکهتی هین اور هر دس آیت پر ع ب سے لکهتے
هین تا فرق دونو نمبرون کا معلوم هووی اور ب علامت وه
هی که بصریونکی نزدیک سر آیت کا هی اور ک ب علامت وه
هی که کوفیون کی نزدیک آیت هی اور بصریون کی نزدیک آیت
نهین اور جس جگهه علامت مك لکهتی هین وه علامت آیت
مکیون کی هی اور جس جگه علامت مد هووی وه علامت آیت
مدنیون کی هی اور جس جگهه علامت شا لکهتی هین وه علامت
شامیونکی هی اور جانا چاهیئے که بعضی قرآنون مین صورت ع
کی اوپر کی لکهتی مین یعنی کتنی اصل مین لکهتے هین اور
ع کتنی حاشیه پر سفید جگهه لکهتے هی اور کبهی اصل
مین بهی لکهتے هین لیکن یه عبارت عشر سی هی جیسا که هر پانچ
آیت پر ه لکهتے هین اور جس جگهه که یه حرف کی وه علامت
ع کی [illegible] کی که اوپر هو چکی هی نهوگی اور ع عبارت رکوع
سے هی یعنی اس جگهه کلام اور قصه تمام هوتا هی اور جتنیه

رکوع کی وہ ہی کہ وقت پڑہنی قران کی نماز مین اوسی وہان
اوس جگہہ پر پہونچ کی رکوع مین جاوی اور اکثر بزرگ کہتی ہین
کہ جو کوئی چاہی کہ بیچ تیس رات رمضان شریف کی قران مجید
پڑہتین اوپر طریق سنت کی ختم کری تو چاہی کہ ہر روز بیس رکعات
تراویح پڑہی اور ہر رکعت مین ایک ایک رکوع پڑہی زیادہ
نہ پڑہی تو تیس رات مین قران مجید پورا ہوتا ہی چنانچہ استاد
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سی سنا ہی اور کتاب مین بہی لکہا دیکہا ہی کہ
حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سی نقل ہی کہ اوس
جناب پاک نی یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نی اسطرح
فرمایا ہی واللہ اعلم بالصواب

باب دسوان

بیچ بیان ساتون قاریون کے اور راویون انکے کے
اور رمزون انکی کے اب ایک ایک قاری کی اور راویون
اوسکی کے رمز اور نام اون حرفون سے معلوم ہوجاوین

ابج ارمز امام نافع مدنی کے ہی اور ب رمز قالون راوی اول امام نافع کی اور ج رمز ورش راوی دوسری کی ہی اور دھز د رمز امام ابن کثیر مکی کے ہی اور ھ رمز بزی راوی اول امام ابن کثیر کے ہی اور ز رمز قنبل راوی دوسری کی ہی حطی ح رمز امام ابو عمرو بصری کی ہی اور ط رمز دوری راوی اول امام ابو عمرو کی ہی اور ی رمز سوسی راوی دوسری کی ہی کلمن ک رمز امام ابن عامر شامی کی ہی اور ل رمز ہشام راوی اول ابن عامر کی ہی اور م رمز ابن ذکوان راوی دوسری کی ہی نصع ن رمز امام عاصم کوفی کی ہی اور ص رمز ابو بکر راوی اول امام عاصم کی ہی اور ع رمز حفص راوی دوسری کی ہی فضق ف رمز امام حمزہ کوفی کی ہی اور ض رمز خلف راوی اول امام حمزہ کی ہی اور ق رمز امام خلاد راوی دوسری کی ہی رست ر رمز امام کسائی کوفی کی ہی اور س رمز ابو الحارث راوی اول امام کسائی کی ہی اور ت رمز دوری راوی دوسرے کی ہی پس اب یہہ نام سات قاریوں کے

اور راویون اونکی سے اور رمز ان اونکی کہ قرارت اونکی متواتر
چلی آتی ہین اور منکر ایک قرارت کا ان ساتون مین سے کافر
ہوتا ہی ہو چکی اور سوای ان ساتون قاریون کی تین قاری
اور بہی ہین اونکو ملاکر دس قاری مشہور ہین اور قرارت عشرہ
مراد ان سب سے ہی اب اس جگہہ اونکی بہی نام اور راویون اونکے
سے اور رمزین اونکی لکہی جاتی ہین اول ثذخ ث رمز امام ابو
جعفر مدنی کی ہی اور ذ رمز ابن جماز راوی اول امام ابو جعفر کی
ہی اور خ رمز ابن وردان راوی دوسرے کی ہی دوسرے
حافظ ظ رمز امام یعقوب بصری کی ہی اور غ رمز رویس
راوی اول امام یعقوب کی ہی اور ش رمز روح راوی دوسرے
کی ہی اور ف رمز امام خلف کی ہی جو بصری ہین اور دونون راوی
اونکی سے کوئی رمز مقرر نہین کسواسطی کہ تمام حروف تہجی
اٹہائیس ہین وی سب پورے ہو چکی مگر وہ دونون راوی سے
اپنی نام سے ہی مشہور ہین اول اسحق ہین اور دوسرے
ادریس ہین یہہ دونون شاگرد امام خلف کی ہین بس یہان تک

نام اور رمزین قراء سبع کی اور قراء عشرہ کی تمام ہوئین
اسپر ہے اگلی اپنی عجز اور نادانستگی کا اظہار ہی کہ اس رسالہ
مین وہ قواعد لکھے ہین جو نہایت مشہور ہین اور ہر قران خوان
کتین معلوم ہین تو شاملان بزرگون سے یہ تمنا ہے لایق و دیجیے
کہ جو ملاحظہ اس رسالہ کا فرماتین تو کمال زیادتی کا اس فقیر پر
نفرماوین اور نکتہ چین اس بات کی ہو وین کہ ان قواعد کی تئین
لکھنے کی کیا حاجت تہی کسواسطی کہ یہہ قواعد مشہور ہین بلکہ یہہ
خیال فرماوین کہ واسطی مبتدیون کی یہہ بیان ہوے ہے
اور اسیواسطی اس فقیر نی یہہ مشقت اوٹھائی ہی کہ جو کمال
ناقص ہو گا اسی نادرہ سے تکمیل کریگا واللہ المستعان وبالله التوفیق

تمام شد رسالہ مختصر النحو تصنیف
و تالیف قاری محمد حسن بن ابی علی
ادام الله تعالی در سنہ ۱۲۶۹ ہجری

تمت

تم تم